
LUCKNOW
1929
1928
OUDH PUNCH
जिल्द

توجہ

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں نہ مذہبی جھگڑے شامل ہوتے ہیں۔ بلکہ تمام مضامین ایسے ہوتے ہیں جو سنجیدہ طبیعتوں کو محظوظ کرنے اور ہنسانے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ ایک ظریف کی طرح قابل اصلاح امور پر توجہ دلاتے ہیں۔ دوسرے اخباروں کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کچھ نہیں۔ اودھ پنچ صرف اپنی جماعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔
(۲) قیمت کی زیادتی پر نظر نہ کیجئے۔ دیکھئے کہ کیا چیز ہاتھ آتی ہے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے جسکا تعلق قیمت کی حیثیت سے ہے۔ بارہ کی رعایت چاہیے۔ دوسرے صحیح اور سچے واقعات اور بنیادی اصولوں پر اخلاقی و سیاسی روایتوں پر نظر کیجئے۔ انشاء اللہ سال بھر میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔
(۲) طالبان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (لعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔
(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔
(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشاء مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو مہینے کے اندر ہی تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ناظرین شاد و سلامت۔ بنابریں پورا ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔
(۵) طالبان سنت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اسی طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ ورنہ مدام نہیں تو تندی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا نادار یا یتیمی کا واسطہ دینا خلاف حمیت ہے۔
(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستے میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اطلاعات کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام موصول ہوتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روکتا نے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہلی نہیں ہوتا۔
(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا یا دو ہفتہ تک طلبی اور دریافت نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جنھیں خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی وصولی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔
(۸) جن شکایات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے تمریح جوابی کارڈ یا لفافہ ہونا لازمی ہے۔
(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔
(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔ فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد [illegible] نمبر ۳۲

مضامین

بابت [illegible] اگست [illegible]

الخفاشیات

طرح۔ مل گیا آخری امید کا حاصل ہے
دل سی شے دینے سے اسکو ہوا حاصل ہے
پیک کے بدلے [illegible] ان کا یہ چاول ہے
پاناما ہے ہوا سے اڑتا اک سلسلہ کا
جلے۔ نزول کردیں۔ دکھاوا جو نزول ہے
ڈانس میں ہوتا ہے جھکو اور گھڑیال میں
ملی بی بی باب ہے۔ اور پیچھے بیل ہے
جس گھڑی میں چاہو دل سکتا ہوں [illegible]
یہ ملاقہ ہے جو بہار ہے ذبیحہ دل ہے
کاروں کے ہمراہ بھیجا خاص خبر بھیجی ہے
[illegible] کر اتنے۔ گھر میں کر لیا داخل ہے
پیش کر میرے صدقہ کا اب میں کیا کروں
خفا میں ہوتے گھاٹی ذرا تنگ ہے
تیرے قرآن خالق منصفی کرلے ہے دیا
گال پہ اک تل ہے اور سینہ میں کیا تل ہے

اس [illegible] پس عکس طرح
حشر میں کرلیں گیا نامہ میرا قاتل ہے
سرد آہوں کی ہوا اس سے جو میں [illegible]
کی ہالا نے سیکڑوں کی فوراً جل ہے
گردیں چوکے کراس لے جو سے یوں کہا
مل گیا آخری امید کا حاصل ہے
جلوہ ریزی کی جگہ جلوہ نمائی کر گیا
تھے ہیں اس شیخ نے جنس کرکے جاہل ہے
شیوہ ہائے خلقت ہو اسکے سنت گلشن [illegible]
فارغ ہی اپنے فارغ ہے کردیا حاصل ہے
حرف دکھوں ۲ دی خفاش انکے نقش پر
وہ ہیں خود ناقص بتاتے ہیں وہی کامل ہے

راقم ــــــ ۳

خفاش کرائی

گلابی رموز

(تخمیس بر غزل نجیب الشعرا)

[illegible]

[illegible]

ذرا شعر کہاں جاؤ تو بہا اعجاز کرو

[illegible]

راقم ــــــ ۳

الف میم [illegible]

عرض حال

چھوڑا ہے پلیرا کے [illegible] کرکے
پھر زندہ چھوڑا ہے بندہ مرکے
ہے کچھ دن اور خدمت [illegible] بھی
رہتا ہے نام خادموں میں در کے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible]

بعدالت جناب [illegible] صاحب بہادر [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

سمن بنابر انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم [illegible]

[illegible]

[illegible]

بچارے میں سارے رشتے دار کے گھر کے
کھاتے ہیں لپیریا کے سب نے پڑ کے
بھیر کیا۔ شہر بھر یہ اک آفت ہے
طاقت نہیں کیا کوئی ستم بجز کے

—— زمزم

ہمارے مسلم یونیورسٹی

افسوس اس درسگاہ کا ایک زمانہ تھا کہ کی چیدہ زمانہ کی منتخب ہستیاں ہیں ہزار طریقہ پر امتحان کر کے معلوم متق مقرر کی جاتی تھیں جیسا کہ نتیجہ تھا کہ مسلمین عالم میں متعدد لکھے صد سندوں کے علاوہ ایک بہادر سند طلبگی تھی جس نام کے ساتھ ہی … اسکا ہر شخص پر ایک رعب طاری ہوتا تھا ہر ایک کے دل میں عظمت کا اثر ہوتی تھی بات آج یہ حالت ہے کہ جب کسی یونیورسٹی کا آدمی میسر آئے تب ہم اسے … چھپا دیتے ہو کر مسلم یونیورسٹی کا ڈگری لیا جاتا ہے۔ ہندو یونیورسٹی کا ایل ایل بی گورنمنٹ کو مقبول ہے لیکن مسلم یونیورسٹی کا بی۔ ٹی نا منظور۔ میرے نزدیک اسکے دو سبب تھا۔

پہلا سبب۔ ہمارے … دلوں کا ہار … علاوہ … ایک فرد … تحقیق … بیان … ایک طالبعلم نے … مسلم یونیورسٹی … اسکی حالت اب … ایک اہل اسکول کی … جماعت … گیا … اسکول میں …

کر دیا گیا اور اسی سال … بھی پاس بھی ہو گیا ہیں نے جواب دیا جو کچھ دیا۔

دوسرا سبب۔ اماکین مسلم یونیورسٹی کی … ہے ذہنی کہ … جناب حفیظ صاحب جالندھری مسلم یونیورسٹی میں ہی … کے متعلق اگر … بیچے تھا … اسلام کی حیثیت … آپ اس سے پیش کرتا ہوں جو جناب موصوف نے خود انتخاب کر کر اپنے رسالہ مخزن لاہور میں شائع فرمایا ہے۔



جناب حفیظ فرماتے ہیں۔

حضرت اسمٰعیل کی قربانی

ہوئے اب … تیار باپ اور بیٹا
چھری اپنے سنبھالی تو بیٹے نے لٹایا اپنا
… سینۂ معصوم پر رکھا
چھری پھیر … گردن … پر رکھا
… کے علاوہ … ہو کر … بیٹھے

کے بعد … گستہ بر محل ہے … سینۂ معصوم پر گھٹنا رکھنے کے بعد چھری پھیر … گردن کہہ کے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں باتوں کے جزئیات گستہ بالترتیب بیان فرمانے میں دوسری جگہ اظہار ہوتا ہے۔

عرب میں آمنہ مشہور تھا نام … حفیظ کا
اسی کی گود گہوارہ … حفیظ کا

خلاف زمین حفیظ سے آپ کی … قابلیت پر واضح روشنی پڑتی ہے نہ معلوم یہ کون سا … اگر یہ حفیظ مراد ہے تو ہم بھی … آ کر … کس جناب … گمان ہے کہ حفیظ صاحب نے … بعض الفاظ قافیہ … جاتے ہیں۔ … ضرورت سے بدل دیتے ہیں اور کلام پاک میں اس حفیظ … جگہ … پایا۔ اور پھر اسی کو حالت … حفیظا … آپ نے اس حفیظ کے … بدل کر قافیہ درست کر لیا۔

آگے چل کر … ہوتا ہے۔ … یہاں ظاہر ہوتا ہے کہ جناب کو علم قافیہ میں بھی کافی … ایسے کہ قافیہ کا مدار حرف روی پر ہے اور چار حرف روی … یعنی حرف … نہیں ہو سکتا … ملاحظہ کیجیے۔ تو … سے … پھر تحریر فرماتے ہیں۔

… خان …
سب اقرا باسم ربک الذی خلق سے کر
اب ظاہر ہو گیا کہ آپ کو فن عروض میں بھی …

حاصل ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ جب وزن کی تبدیلی [illegible] آپ نے مصرعہ اصلاح تحریر کیوں نہ فرمایا۔ اور نام ترشیح ہو جاتی ہے۔

لب اقرأ باسم ربک الذی خلق
خلق الانسان من علق سے کر

دوسرے مصرع پر تمام فرمایا ہے۔

مجلس کہ جمع ہوا کی جب سجائی مجاز کی
پھر آ فرشتی ہوا کرتی تھی ان سے مجاز کی

اس بیت سے واضح ہو گیا کہ آپ کو علم [illegible] الفاظ سے بھی کیا [illegible] آگاہی ہے۔ واقعی مجلس کا شیخ ہو جانا کہ شکل ہوئی بات ہے۔ [illegible] نہیں تھا اس کے بعد لازم [illegible] جاری تھا۔ چنانچہ ہم [illegible] میں [illegible] پر چونکہ [illegible] آپ ہر ساتی [illegible] کا بھی [illegible] ہے۔ جہاں [illegible] ایسی [illegible] دیکھی۔ لازم [illegible] جاری کی گئی۔ مسیح [illegible] ہے۔ اور [illegible] ایک مقام پر فرماتے ہیں۔

زمیں [illegible] سے اگلی آگ ہوئی آسمان [illegible]

میرا خیال ہے کہ اگر آسمانوں کا پٹانوں سے جدا کے مصرع میں یہ [illegible] نہ ہوتا تو آپ یہ صحیح یوں نظم فرماتے ہے

زمیں انگارے اگلی آگ ہوئی آسمان [illegible]

فرض زبان کا تو کہنا ہی کیا۔ اگر [illegible] پر [illegible] تو [illegible] ہی اللہ ہے۔

میں نہ مضمون نگار ہوں نہ شاعر نہ ادیب [illegible] مجھ [illegible] کو اردو کی خدمت کا [illegible] ہندوستان کا [illegible] بھی ہوں۔ اور مسلم ہوں [illegible] سے تمام ہندوستان کے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ میری [illegible] اردو کے [illegible] اور [illegible] کا فرض ہے۔ اگر میری [illegible] نہیں ہو تو [illegible] لعنت بھیجیے ورنہ خدا کے واسطے غور فرمائیے کیا کوئی تعلیم یافتہ آدمی ایسا ہی نہیں۔ سر [illegible] اقبال [illegible] حکیم [illegible] مولانا [illegible] مولوی [illegible] عبد [illegible]

متن میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں کہ مسلم یونیورسٹی کا متحن بنایا جا سکتا۔ حضرت عقیقا کے بہ جوش [illegible] انعام ان کا مطالب [illegible] کم نہیں۔ ابتک [illegible] آئندہ سے عام مسلمانوں کی جانب سے سہی۔ [illegible] کے خاطر خواہ [illegible] ہو گا۔ اس کا حاصل یہی [illegible] سے فردوسی کو تعجب تھا۔ میں خوش [illegible] بہت [illegible] ایسے کہ قوم کی قدردانی ہی سے قوم کو [illegible] میسر ہوتا ہے۔ مگر [illegible] مسلمانوں کے گھر پھر [illegible] اگر آپ مسلم یونیورسٹی سے بی۔ اے کے طالب علم ایسے نکالتے ہیں۔ جن کے متحن حضرت [illegible] ہوں گے۔ تو ان کی اردو دانی معلوم۔

کیا یہ صدائے [illegible] مسلم یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد کے سامعہ نواز تک پہنچ سکے گی۔

واحق [illegible] رام پوری

[illegible] اے حضرت [illegible] کی طرح [illegible] کرنے کا نہیں۔ بلکہ [illegible] کی طرح [illegible] لگانے کا ہے۔ [illegible] کہ ہماری یونیورسٹی مستند اور منتخب

معدوم ان شاعروں کی اصلاح نہیں [illegible] یہ قول صحیح ہے کہ حکومت ہندو یونیورسٹی کے [illegible] مسلم یونیورسٹی کے [illegible] ہے [illegible] حل [illegible] مگر [illegible] کہ مسلمان [illegible] کے طوق غلامی سے آزاد ہو جائیں گے۔ [illegible] پڑا کر سکیں گے۔ یہیں [illegible] جاتی ہے۔ ہندوستانی غلام ہیں۔ ہم نہیں ہیں۔

اب [illegible] زبان اردو [illegible] کے متحن کا [illegible] خداوند لعنت! [illegible] حضرات دہلی اور لکھنؤ [illegible] استادوں [illegible] رہے ہیں کہ [illegible] اب اردو کا مستند [illegible] شخص ہو سکتا ہے جو [illegible] صحیح کرے [illegible] نظر [illegible] ہے۔ [illegible] کی ضرورت نہیں۔ صاحب [illegible] کرے [illegible] زبان [illegible] ہے۔ جہاں سے [illegible]

[illegible] بغرض [illegible] امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر [illegible] ۱۹۲۷ء

[illegible]

بنام

[illegible]

اطلاع نامہ بنام مدعا علیہ نابالغ [illegible]

[illegible]

مقدمہ نمبر [illegible] ۱۹۲۷ء

[illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت

[illegible]

شاعری کا مسئلہ چھیڑا ہے۔ شبلی مرحوم نے اُردو شعرا میں سے اگر کسی کو مانا تو وہ جناب اقبال ہیں علامہ عبدالحق اور محمد حسین آزاد [illegible] ہیں۔ جو نظم جناب علامہ نے لکھی تھی وہ برسوں یونیورسٹی کے داخل امتحان کے نصاب میں داخل رہی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اُردو زبان کا [illegible] درحقیقت انسانی اور ہنگامے کے نقطے سے مرکب ہو کے پیدا ہوا ہے۔ بڑے بڑے شعرائے یورپ جناب علامہ کی نظموں کا ترجمہ پڑھ کے پاگل ہو جاتے ہیں۔ واہ کیا شعر ہے سو کیا خیال ہے۔ جس وقت حضرت علامہ نے اپنے خیالات اسے تو یہ اشارات کا انگریزی ترجمہ یورپ کے شعرا کے پاس بھیجا تو وہ بے ہوش ہو گئے آج تک ڈاکٹر اقبال کی برابر شعر یا پوش کا لفظ نکلتے ہیں مگر کسی طرح ہوش .... نہیں آتے دانت بھینچے پڑے ہیں کف منہ سے جاری ہے۔

آہ وطن کو [illegible] قدر نہیں خصوصاً خدا غارت کرے لکھنؤ کے زمانے شاعروں کو جو خواہ مخواہ دکنی کی کے معنی میں [illegible] ہیں اور جیسی [illegible] تنقیص کے ارادے کچھ نہیں آ کھڑے ہوتے ہیں [illegible] یہی طریقہ ہے جسکے شاگردوں نے ان استادوں کی [illegible] کا حق ادا کیا اسکے بگاڑے ہوئے محاورات کو محتاج دیا اسکے بے معنی اور بیہودہ اختراعات اُردو کے سر منڈھے۔ بس کیا وجہ ہے کہ ہم آج آپ کے مرثیے پر توجہ کریں جو گروہ سے لکھنؤ اور دہلی کے استادوں کے [illegible] آوازیں بلند ہوتی ہیں اور ہم نے تسلیم [illegible] کوئی ایسی مثال ہمیں پیش کیجئے جہاں مشاہیر کی بے ساختہ روی اور [illegible] عمل چال یا قاسم تخیلات کے خلاف ہو۔

[illegible] تمام [illegible] کی جہاں [illegible] کی خلاف ہو [illegible] کی [illegible] ہیں اگر [illegible] کی [illegible] پہلا [illegible] وہ [illegible] کی [illegible] کا [illegible] کو [illegible] نہیں کہ اپنے ساتھ [illegible] کی [illegible] کی حرمت [illegible] اسلام [illegible] حضرت [illegible] ہے [illegible] پر نکتہ چینی کرنے والے منصف اور بے اعتراض [illegible] کی اصل پر غور و فکر کرنے والے معترض ہیں اور

حاسد کہے جاتے ہیں۔ گندہ بیہودہ [illegible] ہیں لوگ جان دیتے ہیں۔ جو ایک عام رواج ہے اور اس رواج کے حضرت حفیظ کی تعلیم گاہ و تحریک غالب ہے۔ یہاں تک نشہ ادبیات کا عام حال [illegible] کے البتہ اصول دستور کے ہاتھوں سے [illegible] ہے۔

اب ہم آپ کے نفس مضمون کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جسے ہم نے اپنی عادت کے خلاف بغیر کسی لفظ کی تغییر کے شائع کر دیا۔

آپ کہتے ہیں کہ ایراد حفیظ جالندھری پر آپ کے متعلق اُردو طرز ہو گئے۔

ایجناب ارشاد فرماتے ہیں تو پھر اس میں ہیچ ہی کیا ہے؟ [illegible] پر عمل کیا گیا۔ کیا وہ مشہور شاعر نہیں؟ کیا وہ حضرت اقبال سے کم رتبہ ہیں جن کے افکار آج [illegible] تعلیم کی بائبل کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ [illegible] ہے کہ حضرت حفیظ بہ نسبت علامہ اقبال کے زبان میں زیادہ مہارت رکھتے ہیں۔ آپ کو زبان کی مہارت مطلب ہے یا شاعری کا فن۔ انہوں نے کب دعویٰ کیا تھا کہ وہ [illegible] کے ماہر ہیں۔ انہوں نے نثر کی [illegible] سب بیان کر دیں۔ ترتیب کا خیال نہیں رکھا تو آپ کی بلا سے۔ آپ نے چھری سنبھالی مگر اسوقت وہ چھری نہیں لگوی جب صاحبزادہ [illegible] آ لیٹا تو آپ نے بیچارہ اور [illegible] سینہ معصوم پر رکھ دیا۔ پھر چھری [illegible] کی [illegible] آخر اس [illegible] کیا ہے؟ آپ کے لیے یہ کام [illegible] دل اضطراب کی [illegible] کرتا ہے۔ اضطراب میں بے ترتیبی [illegible] سرزد ہو تو ظاہر ہے [illegible] پہلے مصرعے کے بعض الفاظ آپ سے کٹے ہیں رہ گئے۔ ورنہ ہم تصور کرتے کی [illegible] کے ساتھ [illegible] آپ ادھر چلے گئے ہے کہیں مقدس [illegible] کی بلا [illegible] کی جگہ [illegible] تو نہیں ذبح ہو گئی۔

آپ کا دوسرا اعتراض [illegible] کی [illegible] ہے حالانکہ [illegible] نہیں تو کیا [illegible] ہوگا؟ ایک صاحب تازہ [illegible] تھے [illegible]

کی تھی۔ اقبال ان [illegible] میں خطاب ہے [illegible] کی طرف [illegible] چاہیے تھا کہ حضرت [illegible] کی ہیئت [illegible] کی بات کرتے [illegible] نے [illegible] صاحب پر اعتراض کیا تو کہنے لگے آپ کیا جانیں۔ عورت ہی کا تو خدا ہے"

وہ لالہ ابھی موجود ہیں جو بڑے صاحب کو بڑی [illegible] کہتے تھے اور چھوٹے صاحب کو بھی [illegible] ہے۔

تیسرا اعتراض فن قافیہ سے متعلق ہے اور [illegible] ہے کیا معنی کہ عربی میں [illegible] اور طالبین کا قافیہ جائز ہے تو اُردو میں کیوں نہ ہو۔

چوتھا اعتراض اس شعر پر ہے سے

اٹھا لا [illegible] اے [illegible] شان [illegible] کر
لب [illegible] اسریٰ [illegible] الذی [illegible]

آپ کہتے ہیں کہ یہ موزوں نہیں۔ کیوں؟ مجال ہے [illegible] کیا الذی [illegible] یا الذی نہیں ہو سکتا۔ [illegible] جناب قرآن ہے خدا کا مال اور خدا کے مال پر مخلوق کو تصرف کا حق ہمیشہ سے حاصل ہے۔

تنقید [illegible] شعر [illegible]

زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہیں گے کہ یہ قرآن [illegible] کے رشحات قلم سے ہے خدائی قرآن نہیں۔ بس اتنی سی بات؟ [illegible] خداوند [illegible] نصیب اس شاعر کے جو خدا کے کلام پر اصلاح دے کے دکھلا دے کہ یوں کہتے ہیں۔ [illegible] الرحمن لاتے ہیں۔ اب سے [illegible] حیرت ہے کہ ایسے [illegible] کا مستحق ہونا آپ گوارا نہیں فرماتے ہے

استادوں سے آپ کو [illegible] کا خیال

[illegible] شعر [illegible] نظم کرنے ہے کام ہے [illegible] کہیں استاد بھی [illegible] ہیں [illegible] اعتراض مجلس سے [illegible] شاید کب



لکھنؤ کی نفیس اور دوزی دکامدانی کے کام سے مستورات کے کپڑے سجتا ہوں کو حافظ سید احمد رفیع صاحب بنیا پارک لکھنؤ ۔ ورد بیں



گر نسیم تربت صبح بر چمن بگذشت
اصغر علی محمد علی تاجران عطر

یہ سمجھتے ہیں کہ جلسہ کے بعد پھر جو بیٹھا جاتا ہے وہ
قطعاً صحیح نہیں۔ بیٹھا ہو جانا آخری درجہ ہے شعر
کے ماحصل پر آپ نے کوئی اعتراض نہیں کیا تو
اچھا کیا۔ پھر کی جائی مجلس کے شریک ہو گئی
پھر یہ زبان لہٰذا اس مجلس ہوئی جاتی
ہے کسی کی یہ قول غرض نہیں ملزم تھی کیونکہ بے زبان
بلکہ ہم آنحضرت کے حاصل نہیں سمجھتے یہی ہوتا
یہ فرض ادا کر دیا۔ کتنا یہ حاصل شعر ہے جس پر
آپ اعتراض کرتے ہیں۔

چھٹا اعتراض بھی کچھ یونہی سا ہے۔ جو دامن
کعبہ کے نیچے کوئی ضرورت نہیں تو دامن کعبہ کے
دامن میں زمزم ہے کہ نہیں۔ کہیے ہاں۔ بیچ دامن کے
اگر تک نہ ہو تو وہ دامن ہی کب ہے۔ کہیے ہاں۔
اس واسطے اگر کعبہ کو رونا ہے اور اس کا مقصود ہو تو
آنکھیں کہاں سے آئیں۔ اسکے ایک ہی آنکھ ہے
جسے زمزم کہتے ہیں۔ کہیے ہاں۔ چنانچہ زمزم بے زور
نہیں۔ کہیے ہاں۔ دامن پر جل جاری تھا۔
کہیے ہاں اب تشبیہ بھی تمام مطلب اور تشبیہ بھی بالکل
بھی درست ہو گئیں۔ مطلب اس وقت واضح ہو گا
جب خدا آپ کو حاجی بنائے گا۔ دیکھیے حضرت
نعمت خان عالی اپنے مضمونات میں لکھتے ہیں کہ
ایک تھے میاں عرب انہیں قاضی کے در پر
گواہی دینے کا اتفاق ہوا۔ مخالف نے اعتراض کیا
کہ یہ شخص استطاعت رکھتا ہے اور حج نہیں کرتا
شراب پیتا ہے رنڈیوں کے حرم کے قواعد سے
اسے مہلت نہیں ملتی لہٰذا اس کی گواہی قابل قبول
نہیں۔ عرب نے کہا کہ غلط ہے میں حج کر چکا
ہوں قاضی صاحب نے پوچھا کہ اچھا زمزم اور
عرفات کی تعریف تو بیان کرو۔ خان عالی فرماتے ہیں
کہ اعرابی ہوش رسیدہ حرم از خود رمیدہ گفت

زمزم چاہیست کہ پیوستہ برور
عرفات نشستہ می آمد

قاضی کے پیٹ میں ہنسی سے بل پڑنے لگے کہ کیا خوب
زمزم ایک کنواں ہے اور عرفات ایک میدان کا
نام ہے اعرابی چپ ہو رہے لاجواب ہو گیا۔
بہ آں ہر کہ ہیں زمزم نام بہ عرفات دامن برکش
عوض ہنوز آب گذشتہ وآں باغ سخن عرفات باد ہے
خراب شدہ ہے

پس اگر اس اعرابی کی روایت صحیح ہے یعنی زمزم
بیٹھا کنواں نہیں ہے تو کیا ہے وہ آنکھیں ضرور
ہو گئی آنکھیں تسلیم کرنے کے بعد یہ کہنا کہ
نہیں۔ تھا دامن کعبہ پر زمزم اشک جاری تھا
کتنا صحیح ہے یہ تشبیہ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ اب فرمائیے
آپ کا اعتراض کہاں گیا۔ آنکھوں سے اشک
جاری ہوئے یا نہیں؟۔

مضمون کا باقی حصہ آپ کی ذاتی رائے سے
تعلق رکھتا ہے خدا جانے آپ صحیح فرماتے ہیں یا غلط
اس خطابنامہ کے علاوہ سے ہر قسم شاعری کا رستم
داستان ہو سکتا ہے۔ یہ ہماری مستند اور مستقل
رائے ہے۔ یونیورسٹی نے ممتحن کا انتخاب نہایت
احتیاط کے ساتھ کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ
یونیورسٹی کے خیرخواہ نہیں خدا کرے ہر یونیورسٹی کو
ایسے ہی اردو کے ممتحن مل جائیں آمین ثم آمین۔

چین کے چور

پیارے پنچ۔ آپ نے کبھی چین کے چوروں کے
بابت بھی کچھ سنا ہے اگر نہیں تو اس ایام چندی
سے سنئے بڑی دلچسپ طرح ہے واشنگٹن ارونگ
پھولک اٹھا کہ اللہ اللہ ایسے مہذب اور تعلیم یافتہ
چور کہ جنہوں نے چین کی گورنمنٹ سے بھی اپنی
تہذیب شائستگی اور قانون اپنے موافق منوا لیا۔
ممالک چین بھی عجیب خطہ ہے باشندے بھی عجیب
مذاق رکھتے ہیں آخر وہ بابائے چین مشہور ہیں کہ
نہیں ہیں تو کہیں گا کہ جس طرح ہمارے نوجوان
یورپ کی طرف تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں اور
خراب صحبتوں میں پڑ کر خدا جانے کیا کیا ہو کر آتے
ہیں۔ اگر اسی طرح وہ چین جا کر تہذیب سیکھ آئیں
تو یہ روز کے موٹر لڑاکے اور بدمعاشی خطرے
کبھی شاید ہی ہوں۔ اور سرکار کی یہ پریشانی اور
صاف تو بچ بہت کم ہو جائے۔

الغرض یہ مطلب چین میں یہ بات نہیں کہ جہاں
چور کو کیا اور لگے چور چور کر کے قتل فساد ہو جانے
اور سے وہ جاتا ہے۔ لینا لینا خواہ مخواہ مچلے پھر کر
مرہنا قانتیہ اہتمام سے سونے والوں کی نیند حرام
کرنا کس نے سکھلایا ہے۔ یہ بھلا کوئی تہذیب ہے
اصول و قاعدہ۔ چین میں چوروں کے ساتھ بڑے
مہذب طریقہ کا برتاؤ کیا جاتا ہے گھر کا چوکیدار
اگر غریب آدمی کو جگت کرتا ہے اور مہماں کی طرح اس کی
خاطرداری ہوتی ہے اصرار کرکے نہیں جانے پاتی
جاتی ہے اور اخلاقاً وہ مجبور کیے جاتے ہیں کہ
اور گھر کا ملاحظہ اور معائنہ کریں اور غریب چوکیدار
کی جان چھوڑ دیں۔

چوری کے متعلق کارروائی اور قانون کوئی
نیا نہیں ہے ہزار ہا برس سے چلا آتا ہے ہر ایک
دولتمند رات کی حفاظت کے لیے چوکیدار نوکر
رکھتا ہے جو رکھے پھرے رات مناتا ہے۔ ہاں یہ بھی
سن لیجئے کہ چین میں دو قسم کے چور ہوتے ہیں۔
ایک ذات شریف یا اعلیٰ ذات مہذب چور دوسرے
بدمعاش اور بدکردار۔ جب کوئی نیک معاش چور
نصف شب کو چوری چھپے مکان کی دیوار دھنسا
کر کوٹھے پر تشریف لاتے ہیں کیونکہ چین کے طرزوں
میں اکثر ایک منزلہ مکان پست ہوتے ہیں۔ جہاں
کوئی ایک مکان کے کوٹھے پر پہنچ گیا محلہ بھر
گھوم سکتا ہے اور ہر ایک گھر کا جائزہ لے سکتا ہے
ذرا قدرت ہے ان کوٹھوں پر کرتے۔ جب نیک معاش
چور صاحب کسی کوٹھے پر پہنچے ضرور چوکیدار
کی نظر سے بچ نہیں سکتے وہ استقبال کے لیے آگے
بڑھتا ہے۔ ہنگامہ زنی جھنک پھونک کر قدم رکھتا
کہتا ہے تاکہ آرام سے سونے والوں کی نیند میں خلل
نہ واقع ہو۔ اور بہت دھیمی آواز سے تہنیت کی اور تپاک
کے ساتھ ان کا خیر مقدم کرتا ہے اور چار روزش کی
دعا دیتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ میری بڑی سعی
مصیبت ہو گھروالے کے نہیں آپ کا ایک ادنیٰ نیاز مند غلام
ہوں۔ کیجیے جناب کا مزاج کیسا ہے اور کے ایسے

ہے ایک ناخواندہ مسلمان اس خیر مقدم کا شکریہ ادا
کرتا ہے جو اس میں جو کچھ ادا ہوں ہم کلام ہوا ہے
ہم آپ آپ سب ایک ہی نسل کے چٹے بٹے ہیں اور
سچ یہ ہے کہ تونگر نے مارا ہیں ہم میں آپ میں صرف
اتنا ہی فرق ہے کہ یہ اس گھر کا محافظ ہے اور
آپ یہاں کی اشیا رکھنا ہی نیچے تشریف لائے ہیں
اس میں کچھ ہماری آپ کی قرابت میں شک رہا ہی
جا لگتا ہے مجھے کوئی امید ہے کہ آپ بھی شریفانہ
برتاؤ اس بات کے ساتھ کریں گے جو آپ کی شرافت
کے شایاں ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ میں اس گھر کا
محافظ ہوں اگر کوئی واقعہ اس گھر میں ہو گیا میرے
ننھے ننھے بچے بھوکوں مر جائیں گے میری بیوہ سی
جس پر میری اور میرے بال بچوں کی زندگی کا دارومدار
ہے جاتی رہے گی اس گھر میں ہم ہے [illegible]
سب سے زیادہ خرابی کا باعث وہ ہے کہ صاحب زینہ
میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہوں گا۔ پھر [illegible]
سے آنکھیں اٹھیں گی [illegible] کہ نہ دین کا رہوں گا
نہ دنیا کا۔

وہ [illegible] شریف [illegible]
ہو جاتا ہے۔ اظہار ہمدردی کرنے لگتا ہے۔ اور [illegible]
[illegible] آپ کا کہنا بالکل درست ہے میں
آپ کی مشکلات کو محسوس کرتا ہوں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] اور آگے بڑھ کر [illegible]
اور آپ ایسے مہربان دوست کو مصیبت [illegible]
اس گفتگو کے بعد ایک [illegible]
خوش [illegible] ہے شریف چور [illegible]
کرتا [illegible] ہو جاتا ہے۔
چوکیدار صاحب کو اطمینان ہوتا ہے۔ [illegible]
کہ آج شب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ایک [illegible]
ایک شب [illegible]

یہ لکھ دینا ضروری ہے کہ بہت سی [illegible] معلوم ہوتی
تھی اسی عرصہ میں [illegible] جب تک
خوابگاہ سے نکل کر [illegible] بہت ہی ایک
زمنسل سی شکل انسانی نظر آئی میں [illegible]
جانے والا تھا کہ میرے ملازم نے مجھے روکا اور کہا ایسا
غضب بھی کہیں کیجیے گا۔ ارے بہت برا ہو [illegible]
کر دیگا وہ کہیں غائب ہو جائے۔ نہیں حضور یہاں کا
وہ اصول نہیں۔ جو ایسا کرنا قانون کے خلاف ہوگا۔
چور ہوا نے ہوتے ہوئے کہ گیا ہے کہ میں ہر [illegible]
چاہتا ہوں یہاں [illegible] نہیں کرتا [illegible]
ہو [illegible] سے گفتگو ہو رہی تھی کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] اور آگے بڑھ گیا۔
صبح مجھے معلوم ہوا کہ [illegible]
جس نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
میں نے لوگوں سے پوچھا [illegible]
تھی اس نے [illegible] نہیں کیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وہ اس صفت بنا ہوتا ہے۔
چونکہ پولیس نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سے تو ساتھ ہو گا ہیں۔

(باقی آئندہ)

المختصرات

سنتے ہیں کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ ہم [illegible]
ہوتے ہیں۔ ماشاءاللہ [illegible]
جب شہر [illegible] صاحب [illegible]
کے [illegible] کا خیال آگیا۔
آخر کار [illegible]
چھوڑ دیا یعنی آپ چاہتے تھے کہ بغیر کسی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خدا جانے لوگوں نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہندوستان [illegible] مصیبت نازل ہوئی تھی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بادشاہ کے
[illegible] باندھ بیٹھے۔